

حضور قلندر بابا اولیا ء رحمتہ اللہ علیہ

کا نایاب لیکچر

Acad vol 163

Track 1

Time 23:00

لازمانیت کیا ہے ؟

انسان اللہ کو کیوں نہاں مانتا ؟

سائنسی نظریہ

سائنس دان جس مادی نظریہ کی تشہیر کرتے ہیں وہ یہ کہ جب تک کسی چیز کا عملی مظاہرہ

Demonstration

نہ ہو تو اسے تسلیم نہ کیا جاسکتا ہے سائنس دان بہت کچھ جاننے کے باوجود () یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ مادی خول میں بند ہو کر خود اپنے نظریہ کی نفی کر رہے ہیں وہ یہ بھی کہتے ہیں ایسا غیب جو آنکھ نظر نہ آئے کوئی حقیقت نہاں رکھتا جب کہ ان کی ساری ترقی کا درومدار نظر نہ آنی والی روشنی پر ہے

بانی قلندر شعور، ابدال حق، حسن آخری محمد عظیم بر خیا قلندر بابا اولیا ء فرما :
ہے :

روحانی اقدار سے متعلق جتنے علوم ابھی تک زیر بحث آئے ہیں ان سب علوم میں کائنات جو مظاہر میں اہمیت رکھتی ہے وہ بعد کی چیز ہے، پہلے مخفی اور غیب ہے کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے اگر مخفی اور غیب سمجھنے میں آسانی ہو جائے تو مظاہر کس طرح بنتے ہیں، مظاہر کے بننے اور تخلیق کے قوانین کیا ہیں یہ ساری باتیں آہستہ آہستہ ذہن میں آنی لگتی ہیں اور فکر اس کو اسی طرح محسوس کرتی ہے جس طرح بہت سی باتیں جو انسان کے تجربہ میں نو عمری سے ہوش کے زمانہ تک آتی رہتی ہیں ان میں ایک خاص طرح کو ارتباط رہتا ہے ان تمام چیزوں کو جو غیب سے متعلق ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بہت سے نام دیئے ہیں اور انبیاء نے ان ناموں کا تذکرہ کر کے ان کے اوصاف کو عوام کے سامنے پیش کیا ہے قرآن پاک ست پہلے کی کتابیں بھی ان چیزوں پر روشنی ڈالتی ہیں لیکن ان کتابوں میں جستہ جستہ تذکرہ ہیں زیادہ تفصیلات قرآن پاک میں ملتی ہیں قرآن پاک کی تفصیلات ہر جب غور کیا جاتا ہے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ غیب مظاہر سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے

غیب کو سمجھنا بہت ضروری ہے مذہب یا دین جس چیز کو کہتا ہے اس میں غیب ہے

Base

پر منحصر ہے مظاہر کا تذکرہ مذہب میں ضرور آتا ہے لیکن یہ ثانویت رکھتا ہے، اس کو کسی دور میں اولیت حاصل نہیں تھی مادی دنیا اس کی کتنی ہی اولیت دے لیکن آہستہ آہستہ وہ بھی اس سے طرز پر سوچنے لگی ہے مثلاً موجودہ دور کے سائنسدان بھی غیب کو اولیت دینے پر مجبور ہو گئے ہیں وہ کسی چیز کو فرض کر رہے ہیں فرض کرنا کہ بعد نتائج اخذ کرتے ہیں تو وہ ان تمام چیزوں کو حقیقی، لازمی اور یقینی قرار دیتے ہیں جیسا کہ بیسویں صدی میں الیکٹران کا کردار زیر بحث ہے الیکٹران کے بارے میں سائنسدانوں نے ایک ہی رائے ہے کہ وہ بیک وقت

particle and

اور

Behave As A Wave

کرتا ہے اب غور طلب یہ ہے کہ جو چیز محض مفروضہ ہے وہ بیک وقت دو طرز پر عمل کرے اور اس کے عمل کو یقینی تسلیم کیا جائے وہ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ الیکٹران کو آج تک نہ دیکھا گیا ہے اور نہ آئے اس کو دیکھنے کی امید ہے لیکن ساتھ ہی وہ الیکٹران کو اتنی ٹھوس حقیقت تسلیم کرتے ہیں جتنی ٹھوس کوئی حقیقت اب تک نوع انسانی کے ذہن میں آسکی ہے یا نوع انسانی جس حقیقت سے اب تک روشناس ہو سکی ہے اب ظاہر ہے کہ صرف مفروضہ سے چل کر وہ اس نتیجے پر اسی منزل تک پہنچ جاتے ہیں جس منزل کو اپنے لئے ایجادات اور بہت زیادہ اہمیت اور کامیابی کی منزل قرار دیتے ہیں اس اہم منزل کو وہ نوع انسانی کے عوام سے روشناس کرنا کی کوشش میں لگے رہتے ہیں کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جن حقائق کو وہ ایک مرتبہ حقائق کہہ کر پیش کر چکے ہیں چند سال کے بعد یا زیادہ مدت کے بعد وہ ان حقائق کو رد کر دیتے ہیں اور رد کر کے ان کی جگہ نئی طور اظہار، نئے فارمولے لے آتے ہیں اور ان نئے فارمولوں کو پھر ان ہی حقائق کا مرتبہ دیتے ہیں جب حقائق کا مرتبہ پہلا ہے وہ ایک حد تک برس بھر ایک روشد چیز کو دے چکے تھے ظاہر ہے کہ غیب کی دنیا ان کے لئے اولیت رکھتی ہے حالانکہ وہ محض مادی پرست ہیں اور خود کو مادیت کی دنیا کا پرستار کہتے ہیں وہ ایک لمحہ کے لئے یہ تسلیم کرنا کو تیار نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات یا غیب کی دنیا کوئی چیز ہے یا کوئی اولیت رکھتی ہے یا اس کے کوئی معنی ہیں یا قابل تسلیم ہے یا اس کو نظر انداز کرنا مناسب نہیں ہے اس قسم کے تصورات جن کو مادیت کہتا

چاہئے ان کے ارد گرد ہمیشہ جمع رہتے ہیں اور جب کبھی کسی غیب کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو وہ ہمیشہ ایک ہی مطالبہ کرتے ہیں کہ جب تک کوئی

Demonstration

نہ کیا جائے اس وقت تک ہم کسی غیب سے متعارف ہو سکتے ہیں، نہ کسی غیب سے متعلق یقین کرنے کو اور نہ سمجھنے کو کہ غیب کوئی خبر ہو سکتا ہے ہم تیار ہیں یا یہ کہ ہم سائنس کی دنیا میں نظریہ غیب کو یا غیب کے تذکرہ کو کوئی جگہ دینے کے لئے آمادہ ہیں ہر کیف وہ جس طرح بھی کہتے ہیں یہ تو صرف طرز فکر ہے اور طرز گفتگو ہے لیکن عملی دنیا میاں و تفکر کی عملی منزل میں وہ اسی مقام پر ہیں جس مقام پر کہ ایک آدمی غیب پر یقین کر نہ والا اللہ کی ذات کو پیش کرتا ہے اور ان تمام ایجنسیوں کو تسلیم کرتا ہے جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کیا ہے اور وہ ایجنسیاں جو شرط ایمان میں ہیں اور کسی ایسے شخص پر جو اللہ کو مانتا ہے اپنا تسلط رکھتی ہیں اور ان تمام ایجنسیوں اور ان تمام ہستیوں کو وہ ایسی زندہ حقیقت اور ایسی ٹھوس معنویت تسلیم کرتا ہے جیسے کہ مادہ پرست کسی پتھر کی یا معدنی یا کسی ایسے مظاہر کے متعلق چیز کو تسلیم کرتے ہیں جو ان کے سامنے بطور مشاہدہ کے ہمہ وقت موجود رہتی ہے اور جس کو یہ چھوٹے، چکھتے دیکھتے اور سمجھتے ہیں جس کے متعلق وہ یہ کہتے ہیں کہ اس میں تغیر ہے، اس میں توازن ہے، اس میں ایک امتزاج ہے، اس میں تاثر ہے، اس میں قوت ہے اور جس قسم کی چیز وہ مادیت کی دنیا میں دیکھتے ہیں ان تمام چیزوں کا وہ اس طرح تذکرہ کرتے ہیں اور ان پر ایک خاص طرز سے ایمان رکھتے ہیں دوسرے الفاظ میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں ایک خدا کا پرستار جس طرح غیب پر ایمان رکھتا ہے بالکل اسی طرح مادہ کا پرستار مادیت کی دنیا پر یقین رکھتا ہے نہ خدا پرست کو غیب کی دنیا پر ایمان رکھنے بغیر چارے ہیں اور نہ مادیت پرست کو مادہ پر ایمان لائے بغیر مفر ہے دونوں ایک نہ ایک طرز رکھتے ہیں اور ان میں یہ چیز مشترک ہے کہ اس طرز پر ان کا ایمان اور ایقان ہو تا ہے اسی ایمان و ایقان کو یہ زندگی کہتے ہیں اصل میں یہ کہنے کی بات یہ ہے کہ کوئی زندگی بغیر ایمان و ایقان کے ناممکن ہے خواہ کسی خدا پرست کی زندگی ہو یا مادہ پرست کی